بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

ٹیلیگرام نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بوعہ رشید

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۱ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء	نمبر ۷۶

جماعت احمدیہ پاکستان کی

اڑتالیسویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہو گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نمائندگان کو متعدد خطابات اور بیش قیمت ہدایات سے نوازا

اہم تربیتی اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے ۔ ۸۸ لاکھ روپے کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ پر بحث

چھ صد سے زائد پاکستانی نمائندگان کے علاوہ جماعت سیرالیون کے جنرل سیکرٹری جناب ایم کے بونگے کی شرکت

ربوہ ـــ جماعت احمدیہ پاکستان کی اڑتالیسویں مجلس مشاورت جو یہاں ۷ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک ۴ بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز تک جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۹ اپریل کو سوا چھ بجے شام نہایت کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوگئی ۔ یہ مجلس مشاورت کئی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت اور برکات کی حامل ثابت ہوئی ۔ اول تو خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کی یہ دوسری مجلس مشاورت تھی، دوسرے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر تعمیر نہایت وسیع و عریض ہال (ایوان محمود) میں منعقد ہونے والی یہ پہلی مجلس شوریٰ تھی تیسرے اس میں گزشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے بالمقابل نصف صد سے زائد نمائندگان کرام شریک ہوئے ۔ پھر اس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۲۸۹ جماعت ہائے احمدیہ کے چھ صد سے زائد نمائندگان ہی شریک نہیں ہوئے بلکہ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے جنرل سیکرٹری جناب ایم کے بونگے (Mr. M. K. Bongay) نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی ۔ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۶۷ء کو سیرالیون سے ربوہ تشریف لائے تھے ۔ آپ نے مورخہ ۹ اپریل کو شوریٰ کے آخری اجلاس میں نمائندگان سے انگریزی میں پُرجوش طریق پر خطاب فرما کر سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اس کی عظیم اسلامی خدمات اور احمدیت کی صداقت پر نہایت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ۔ مزید برآں شوریٰ میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے جو سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ برائے ۶۸-۱۹۶۷ء غور و فکر اور مشورہ کے لئے پیش کئے گئے ان کی مجموعی رقم سال گزشتہ کے تینوں بجٹوں کی مجموعی رقم سے بقدر قریباً ۹ لاکھ روپے زیادہ تھی ۔ پھر یہ پہلا موقعہ تھا کہ تین دن میں معمول کے خلاف شوریٰ کے چار اجلاسوں کی بجائے پانچ اجلاس منعقد ہوئے جو مجموعی طور پر ۱۸ گھنٹے جاری رہے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے ان پانچوں اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت فرمائی اور ہمہ وقت تشریف فرما رہ کر صدارت کے فرائض سرانجام دیتے حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان کو افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ مختلف اجلاسوں کے دوران بیسیوں مرتبہ نہایت بیش قیمت اور زریں ہدایات سے سرفراز فرمایا ۔ نمائندگان نے ایجنڈے میں درج شدہ دس نہایت اہم تربیتی، اصلاحی، تنظیمی اور مالی امور پر غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشورے پیش کئے اور حضور نے ان کی پیش کردہ سفارشات پر روشنی ڈال کر ان کے متعلق فیصلے صادر فرمائے ۔ (حضور ایدہ اللہ کے صادر کردہ یہ فیصلے مرتب ہونے پر بعد میں ہدیۂ قارئین کئے جائیں گے)

شوریٰ کے ان پانچوں اجلاسوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت باری باری محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب بہاولپور

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۱۰ اپریل ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

ــ محترم کرنل حبیب احمد صاحب کا کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں بندش پیشاب کا تیسرا اپریشن مکرم کرنل محمود احمد صاحب نے کیا ہے ۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے ۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ برادرم موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعا فرمائیں ۔

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

نظارت علیا کی طرف سے ضروری اعلان

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا وہ حصہ جس کا تعلق جماعتوں سے ہے ۔ چھپ چکا ہے ۔ جن جن جماعتوں نے تاحال قواعد کی یہ کتاب حاصل نہ کی ہو ۔ نظارت علیا سے ایک روپیہ پچیس پیسے میں حاصل فرمائیں ۔ اس کتاب کا ہر جماعت میں ہونا نہایت ضروری ہے ۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وعدہ جات وقف جدید

جن جماعتوں کی طرف سے اب تک سال دہم (۱۹۶۷ء) کے وعدے نہیں آئے وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ۔ مردوں ۔ عورتوں اور بچوں کے وعدے بھجوائیں ۔ بچوں کے وعدے الگ آنے چاہئیں ۔ اسی طرح بچوں کی طرف سے ترسیل چندہ کی تفاصیل نام بنام الگ بنا کر ارسال فرمائیں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے امسال ۱۱، ۱۲، ۱۳ اپریل کو بالترتیب انگریزی ۔ اردو ۔ اور عربی میں منعقد ہوں گے ۔ یہ مقابلہ جات روزانہ سوا چار بجے شروع ہوا کریں گے ۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ بروقت تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں ۔

الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ

انصار اللہ توجہ فرمائیں

جہاں یہ امر باعث مسرت ہے کہ مجلس انصار اللہ کے چندوں کی وصولی کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت اچھی ہے وہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ وصولی بجٹ کے مطابق نہیں ۔ مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو رہی ہے ۔ عہدیداران کی خدمت میں کمی کو پورا کرنے کی درخواست ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

محمود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حدیث النبی

عمدہ جہاد حج مبرور ہے

عن عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا انہا قالت یارسول اللہ نری الجہاد افضل الاعمال افلا نجاھد قال لا لکن افضل الجہاد حج مبرور۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم جہاد کو بڑے اعمال میں سے سمجھتے ہیں۔ پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں بلکہ عمدہ جہاد تمہارے لئے حج مبرور ہے۔

(بخاری باب وجوب الحج وفضلہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء

سید ابوالحسن علی صاحب ندوی اور احمدیت

(۶)

سید ابوالحسن علی صاحب ندوی فرماتے ہیں کہ

"وہ عالم اسلام کے حقیقی مسائل و مشکلات اور وقت کے اصلاحی تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں، علم وقلم کی طاقت ایک ہی موضوع اور مسئلہ پر مرکوز کر دیتے ہیں۔ وہ مسئلہ کیا ہے؟ وفات مسیح اور مسیح موعود کا دعوے۔" (قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟ ص۱۳)

اگرچہ یہ سراسر غلط ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سوائے وفات مسیح کے مسئلہ کے اور کوئی تجدید و احیاء کا کام نہیں کیا۔ تاہم اگر واقعی آپ صرف اتنا ہی کام کر جاتے تو وہ آپ کے مجدد ہونے کے لئے کافی ہوتا۔ مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ دراصل عیسائیت کی حیات و وفات کا مسئلہ ہے۔ مسلمانوں نے عیسائیوں سے متاثر ہوکر خود ہی حیات مسیح کا مسئلہ تراش رکھا ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح بھی ایک حد تک ضروری تھی۔ تاہم اس کی حقیقی مخاطب موجودہ پولوسی عیسائیت ہے بڑے بڑے عیسائی پادریوں نے تسلیم کیا ہے کہ اگر وفات مسیح ثابت ہوجائے تو عیسائیت کی عمارت خود بخود گر کر زمین پر آپڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پولوسی عیسائیت کی بنیاد ہی حیات مسیح پر ہے۔ اس کے تمام مظنونہ مسائل اسی بنیاد پر قائم ہیں۔ حضرت مسیح کا صلیب پر مرجانا۔ مردہ کی صورت میں تین دن قبر میں رہنا۔ تین دن کے بعد جی اٹھنا اور آسمان پر بجسد عنصری چڑھ جانا اور اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھنا اور آخری زمانہ میں شان و شوکت کے ساتھ زمین پر نازل ہونا۔ یہ سب غلط اور توہماتی عقائد ہیں اور ان کے نتائج کفارہ وغیرہ کا مسئلہ۔ پیدائشی گناہ کا نظریہ اور خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے مفت کی نجات حاصل کرلینا۔ ان سب کا دارومدار حیات مسیح کے عقیدہ پر ہی ہے۔ اگر یہ بنیاد نیچے سے نکال لی جائے۔ تو موجودہ عیسائیت منہ کے بل آپڑتی ہے۔ اور وہ مسیحیت پھر رونما ہو جاتی ہے۔ جس کا ذکر کلام اللہ میں وضاحت سے کیا گیا ہے۔ یعنی مسیح ناصری علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک عاجز بندہ تھے ان کو نہ خدا کا دعوے تھا اور نہ ابن اللہ ہونے کا البتہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ پیغمبر تھے جو بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے نازل ہوئے تھے۔ آپ دوسرے انسانوں کی طرح زمین پر ہی طبعی موت سے وفات پا گئے تھے۔ اور پھر نہ آسمان سے اتر کر اور نہ دوبارہ زندہ ہوکر تعلیم دینگے کیونکہ آپ کی نبوت بھی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں مدغم ہو چکی ہے اور اب وہ جو ہر وجہ رحمۃ للعالمین ہے قیامت تک اسی کی نبوت کا دور دورہ رہے گا۔ البتہ آپ کے فیض سے بموجب "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" (حدیث نبوی) آپ کی خو بو پر آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوں گے۔ جو ان لوگوں یعنی مسلمانوں کی اصلاح بھی کریں گے۔ جو بنی اسرائیل کی خو بو اختیار کرلیں گے۔ اور جو دنیا سے جھوٹی مسیحیت اور باقی تمام غلط دینوں کو مٹا کر تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام پھیلا دیں گے۔ اور کوئی دین موثر طور پر موجود نہیں رہے گا۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

یہ تمام کام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسب نور سے وہ کریں گے۔ اور دراصل یہ کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ہی کارنامہ ہوگا آپ صرف آپ کی مکمل پیروی اور غلامی سے صرف آپ کے ایک آلہ کار کی حیثیت سے یہ کام سرانجام دیں گے۔ آپ نبی نہیں کہلائیں گے بلکہ "امتی نبی" ہوں گے۔

الغرض وفات مسیح کا مسئلہ ہمارے زمانے میں مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے۔ اگر آج مسلمان مبلغین صرف اس ایک بات کو لے کر دنیا میں نکلیں خاص کر یورپ اور امریکہ میں تو عیسائیت پر جلد از جلد موت طاری کی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف انجیل اور تاریخ سے وفات مسیح کو ثابت کیا ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث سے بھی۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے اس کاری ہتھیار کو لینے کی بجائے الٹا آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ اور محض اس مسئلہ کی وجہ سے آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور اس طرح عیسائیت کو دانستہ تقویت پہنچائی۔ اور پھر ماتم کر رہے ہیں کہ عیسائیت اسلامی ملکوں میں کیوں پھیل رہی ہے۔

خود کردہ را چہ علاج

جب خود مسلمان ہی عیسائیت کی تائید کر رہے ہیں تو وہ کیوں نہ پیر پھیلاتے حالانکہ خود عیسائی دنیا ان باتوں سے انکار کرکے بہت نزدیک آگئی ہے اور عیسائیت امریکہ اور یورپ میں قریب الموت ہو چکی ہے۔ مگر وہ ہمارے نادان اہل علم حضرات کی طفیل مشرق خاص کر اسلامی ممالک میں از سر نو سر نکال رہی ہے۔ جیسا کہ جناب محی الدین صاحب قصوری کے ایک مضمون سے بھی واضح ہوتا ہے۔ جس کو ہم نے اخبار نوائے وقت سے الفضل کی ایک حالیہ اشاعت میں نقل کیا ہے۔

اس مضمون میں جناب محی الدین صاحب قصوری نے پاکستان میں عیسائی مشنوں کے بڑھتے ہوئے جالوں کا ذکر نہایت افسوس سے کیا ہے اور مسلمانوں کو جھنجھوڑا ہے۔ کہ وہ اٹھ کر عیسائیت کا مقابلہ کریں۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان آخر کس ہتھیار سے مقابلہ کریں۔ عیسائی مشنوں کی طرح نہ ان کے پاس دولت ہے نہ علم وہ تو پرانی تفسیروں کو لئے بیٹھے ہیں اور حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں تاکہ "مرزا" کو شکست دی جائے۔ انہیں سمجھ ہی نہیں کہ وہ عیسائیت کو فروغ دے رہے ہیں اور خود ہی نعوذ باللہ اسلام کی جڑھ پر کلہاڑی چلا رہے ہیں۔

جناب محی الدین صاحب نے جماعت احمدیہ کو بھی للکارا ہے۔ اور طنزیہ کہا ہے کہ یہ لوگ بھی تبلیغ کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔ مگر عیسائیت کا مقابلہ اپنے گھر میں نہیں کرتے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ تو عیسائیت کی تمام دنیا سے بیخ دبن اکھاڑنے کے لئے جہاد میں معروف ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اسلامی ممالک خاصکر پاکستان میں خود مسلمان اہل علم حضرات ہی احمدیوں کے راستہ میں سب سے بڑی روک بن کر کھڑے ہو گئے ہوئے ہیں اگر یہ لوگ ہمارے راستہ کو نہ روکیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم امید رکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے نہ صرف پاکستان بلکہ نہ صرف اسلامی ممالک بلکہ تمام دنیا سے موجودہ غلط عیسائیت کا خاتمہ کرکے رکھ دیں۔ تاہم باوجود اپنوں اور بیگانوں کی رکاوٹوں کے ہم یہ کام خدا کے حکم سے کئے چلے جائیں گے۔ اور انشاء اللہ ایک دن دنیا مخلوق پرستانہ عیسائیت سے پاک ہو کر رہے گی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

چوں شیر شرزۂ قرآں نماید رُخ بلخ ریدن
دیگر آنجا نہ ماند روبۂ ناچیز را غوغا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(باقی)

خطبۂ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

ربوہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء - بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

(۱) عزیزہ مبارکہ نسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم ہمراہ مکرم عبدالسمیع صاحب ساجد ابن مکرم ماسٹر محمد فضل داد صاحب ربوہ بعوض ساڑھے تین ہزار روپیہ مہر۔

(۲) عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ہمراہ مکرم اشفاق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم راولپنڈی بعوض تین ہزار روپیہ مہر۔

اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم قولِ سدید پر قائم رہو گے تو تمہارے اعمال میں بھی کوئی فساد باقی نہیں رہے گا۔ یہاں جن اعمال کا ذکر ہے حقیقتاً تو وہ دینی اعمال ہیں جو خدا تعالےٰ کی رضاء کے لئے کئے جاتے ہیں لیکن اسلام نے دنیوی کاموں کو مذہبی اعمال کا رنگ دیا ہے اور دُنیا میں انسان جس قدر بھی عمل کرتا ہے اگر وہ چاہے اور احکامِ الٰہی کی پابندی کرے تو اپنے ہر عمل سے خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کی اور اس کے رضا کے حصول کی کوشش کر سکتا ہے۔ مسلمانوں پر یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

یہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ قولِ سدید کو لازم پکڑنے والا دُنیا کے کاموں میں بھی عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ جس کی بات میں پیچ نہیں اس کے عمل بھی پسندیدہ ہیں نفاق سے مبرّا ہیں۔

پس اس نکتہ کو یاد رکھیں کہ دنیوی کاموں میں بھی کامیابی کا گُر اسی میں مضمر ہے۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول کرایا اور حاضرین سمیت رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی۔

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ "الفضل" ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمِ کلام کے اثرات

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بوریوالہ ضلع ملتان)

ابتدائے آفرینش ہی سے اللہ تعالےٰ کے مامورین کی مخالفت ہوتی چلی آئی ہے اور اس مخالفت کا اصل باعث صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُن غلط عقائد و نظریات کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملے ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے مامورین نے انہیں آسمانی مائدہ کی طرف دعوت دی انہوں نے ہمیشہ اُسے پائے استحقار سے ٹھکرایا اور کہا ما نفقہ کثیراً مما تقول۔ کہ ہمیں آپ کی باتیں سمجھ نہیں آتیں۔ اللہ تعالیٰ کے مامورین کا مقصدِ وحید یہی ہوتا ہے کہ اہلِ دنیا خواہشاتِ نفسانی کو ترک کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرلیں اور ان عقائد و نظریات کو خیر باد کہہ دیں جو انہوں نے خود ایجاد کئے ہوتے ہیں۔ جو تعلیم اللہ تعالےٰ کے انبیاء دنیا میں لے کر آتے ہیں ایک وقت تک اس کی شدید مخالفت کی جاتی ہے مگر انجام کار وہ نظریات اور عقائد اپنی خوبیوں اور حُسن کے باعث دلوں میں تغیر پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بعض اوقات مخالفین بھی یہ کہتے ہیں کہ کاش یہ عقائد ہمارے ہوتے۔ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دعوےٰ فرمایا کہ میں حَکَم اور عدل ہو کر آیا ہوں اور میری آمد کی ایک غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کے اُن غلط عقائد کی اصلاح کروں جو انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف خود اختراع کر لئے ہیں تو اس پر آپ کی شدید مخالفت کی گئی۔ اِن مخالفین میں بڑے بڑے علماء اور سجادہ نشین حضرات بھی شامل تھے لیکن جیسے ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کہ خدا اور اس کے رسول ہی غالب آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو باتیں دنیا کے سامنے پیش کیں آج اُن باتوں کو مخالفین اپنی کتابوں میں نقل کر رہے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے ایک کتاب "السیف الصارم" ہے جو مولانا خلیفہ پیر عبدالقیوم صاحب نقشبندی مجددی کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ندیر پرنٹنگ پریس ہال بازار امرتسر سے محرم الحرام ۱۳۴۹ھ میں طبع ہوئی ہے کتاب فارسی زبان میں ہے اور اس امر کے بیان میں ہے کہ مسلمانوں کے تہتّر فرقوں میں سے فرقہ ناجیہ کون سا ہے مصنف کتاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتب یعنی براہین احمدیہ اور آئینہ کمالاتِ اسلام اور بعض دیگر کتب سے تقریباً دو صد اشعار جو آپ نے آنحضرت صلعم اور قرآن شریف کی مدح میں تحریر فرمائے ہیں بغیر آپ کا نام لئے نقل کر دئے ہیں۔ اسی طرح دنیا کی ناپائیداری اور غربائے اہلِ اسلام کے زیرِ عنوان بیسیوں آپ کے اشعار نقل کئے گئے ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات دلوں میں ایک زبردست انقلاب پیدا کر رہی ہیں۔ نیز یہ بھی کہ عشقِ رسول اور مدحِ قرآن میں آپ کا کلام ایک حجّت ہے۔

اب ہم بعض اُن باتوں کو پیش کرتے ہیں جو مصنف کتاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متاثر ہو کر لکھی ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں:

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے اور شک و ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری سنّت۔۔۔۔ سنّت سے مراد ہماری صرف آنحضرت صلعم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیلِ الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا تعالےٰ کا قول ہے اور سنّت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے ہماری مراد وہ آثار ہیں جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلعم سے ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ جمع کئے گئے ہیں پس سنّت اور حدیث میں مابہ الامتیاز یہ ہے کہ سنّت ایک عملی طریق ہے جو اپنے ساتھ تواتر رکھتا ہے جس کو آنحضرت صلعم نے اپنے ہاتھ سے جاری کیا اور وہ یقینی مراتب میں قرآن شریف سے دوسرے درجہ پر ہے۔۔۔۔ پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنّت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔۔۔ لیکن حدیث کو آنحضرت صلعم نے اپنے روبرو نہیں لکھوایا اور نہ اس کے جمع کرنے کیلئے کوئی اہتمام کیا۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہوں نے جہاں تک ان کی طاقت

ہیں خفا حدیثوں کی تنقید کی اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو ان کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی مگر تاہم چونکہ وہ ساری کارروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر ہی رہی۔"

(ریویو برمباحثہ بٹالوی وچکڑالوی ص۶)

اقتباس بالا کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے مقدم قرآن شریف ہے اس کے بعد سنت رسول اور اس کے بعد وہ حدیث جو قرآن شریف اور سنتِ رسول کے مخالف نہ ہو۔

مؤلف کتاب نے فرقہ ناجیہ کی شناخت کی علامات میں سے ایک علامت یہ لکھی ہے:۔

"پس لازم ہست کہ ہمہ اختلافات را بہ قرآن کریم عرض باید کرد و او را حَکَم باید گماشت تا او ہرچہ فیصلہ کند ہمہ قبول داریم زیرا کہ کتاب اللہ اثباتِ صداقت خود را خود کش می کند و رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نیز ہمیں ہدایت فرمودہ کہ بعد از من بسیار کذاب ظاہر خواہند شد و احادیث را نسبت بمن خواہند کرد پس شما لازم ہست کہ دراں وقت احادیث را بر کتاب اللہ عرض کنید اگر با کتاب خدا موافق افتند قبول کنید و بگیرید ورنہ مردود و پندارید و محققین اہلِ اسلام را مذہب ہمیں است کہ محک احادیث قرآن مجید ہست پس احادیث کہ مخالف کتاب اللہ باشند قابلِ عمل نیستند۔"

(السیف الصارم ص۳۱)

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ جب اختلاف کی صورت پیدا ہو تو قرآن شریف کو حَکَم مانو اور جو حدیث قرآن شریف کے بیان کے موافق ہو اس کو قبول کرو ورنہ رد کردو۔ آگے چل کر مؤلف کتاب نے اس امر کی تائید میں آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کو پیش کیا ہے کہ قرآن شریف کے بعد سنتِ رسول کی پیروی ضروری اور لابدی ہے۔ چنانچہ آیت فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول کو پیش کرکے اس کے معنے لکھتے ہیں

"والردّ الی اللہ ھو الردّ الی کتابہ العزیز والردّ الی الرسول ھو الردّ الی سنتہ المطہّرہ والردّ الی کتاب اللہ وسنّۃ رسولہ واجبٌ فان وجد ذلک الحکم فی کتاب اللہ اخذ بہ فان لم یوجد ففی سنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلّم فان لم یوجد فیھا فسبیلہ الاجتھاد ولا یلتفت عند وجود الحکم فیھما اوفی احدھما الی غیرھا۔"

(السیف الصارم ص۶)

یعنی قرآن کریم کی آیت میں جو یہ حکم ہے کہ اگر تمہارا کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس بات کو لوٹا دو اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید اور سنتِ رسول میں اس کا حل تلاش کرو۔ اگر کتاب و سنت میں حل نہ ملے تو اجتہاد کرو لیکن اگر قرآن و سنّت میں اس کے بارے میں کوئی حکم موجود ہو تو ہرگز دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

ان عبارات سے صاف واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نظریہ کو پیش فرمایا ہے مؤلّف کتاب نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"بلکہ چاہیئے کہ قرآن اور سنت کو حدیثوں پر قاضی سمجھا جائے اور جو حدیث قرآن اور سنت کے مخالف نہ ہو اس کو بسر و چشم قبول کیا جائے یہی صراطِ مستقیم ہے ۔۔۔۔ ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالفِ قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔"

(ریویو برمباحثہ بٹالوی وچکڑالوی ص۶)

(ii) دوسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح کے نزول کے بارہ میں یہ تحریر فرمائی کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو چکا ہے اور اس کے نزول سے مراد امتِ محمدیہ کے کسی فرد کا ہمرنگِ مسیح ہو کر آنا ہے اس بات کے سنتے ہی ایک شورِ قیامت برپا کیا گیا۔ کفر کے فتوے لگائے گئے اور ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا مگر بالآخر امتِ محمدیہ کے زیرک افراد نے اس عقیدہ کو اپنانا شروع کر دیا اور واضح طور پر حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ کو قبول کیا حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارہ میں اشارہ تک بھی نہیں کیا کہ یہ مسیح آنے والا درحقیقت مسیح وہی پہلا مسیح ہوگا بلکہ انہوں نے دو حدیثیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایسی لکھی ہیں جنہوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مسیح اوّل اَور ہے اور مسیح ثانی اَور۔ کیونکہ ایک حدیث کا مضمون یہ ہے کہ ابنِ مریم تم میں اُترے گا اور پھر بیان کے طور پر کھول دیا ہے کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا۔ پس ان لفظوں پر خوب غور کرنی چاہیئے جو آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا جو تم میں سے ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص۲۱۲ حصہ اوّل)

مؤلف السیف الصارم لکھتا ہے:۔

"کہ ابن مریم در مسلماناں نزول می کند واز ہمیں مسلماناں یک کس می باشد۔"

(السیف الصارم ص۷۶)

کہ ابن مریم مسلمانوں میں نزول فرمائیں گے اور وہ ابنِ مریم مسلمانوں میں سے ایک ہوں گے۔

اس عبارت میں مؤلّف کتاب نے مسیح علیہ السلام کی وفات کو بھی مانا ہے اور اس بات کو بھی واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ آنے والا مسیح امتِ محمدیہ کا ایک فرد ہے گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ دونوں باتوں کا اقرار کیا ہے۔

(iii) تیسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی فرد کے مختلف حیثیتوں سے دو نام ہیں نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسیح ہی مہدی بھی ہوگا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔۔۔۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رُو سے اُن حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں اور درحقیقت یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کی کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیئے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضروری ہو کیا وہ خود مہدی نہیں ہے کیا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پاکر نہیں آیا۔۔۔۔ پس اگر یہ صحیح ہے تو اس وقت دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ صرف امامین محدثین کا ہی مذہب نہیں بلکہ ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مہدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسےٰ کے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔"

(ازالہ اوہام ص۲۱۵ حصہ دوم)

مؤلّف السیف الصارم نے مہدی کے بارے میں جو مختلف احادیث مروی ہیں ان کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں اس قدر اختلاف پایا جاتا ہے جس کی کوئی حد نہیں جو آدمی ان احادیث کو پڑھتا ہے حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ وعدہ تو ایک مہدی کا تھا لیکن اختلاف اس قدر ہے کہ نہ اس کا نام معلوم ہے نہ نسب نہ خاندان نہ شہر نہ ملک نہ مدت خلافت۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کے عین موافق لکھتے ہیں:۔

"درباب مہدی احادیث بسیار وارد شدہ کہ یک با دیگر مختلف اند و محمد اسماعیل بخاری کہ کتاب اُو را اہلسنت و جماعت بعد از کتاب اللہ اصح الکتب میدانند و صحیح المسلم کہ بعد از صحیح البخاری صحیح ترین کتب حدیث ہست بدون از یک حدیث دیگر احادیث را درباب مہدی در کتاب خود ہا ذکر نہ کردہ اند و درباب مہدی آں قدر احادیث کہ یافتند قابلِ حجت و اعتبار ندانستند الا ایں حدیث لا مہدی الا عیسےٰ ابن مریم یعنی امام مہدی و حضرت عیسےٰ ابن مریم یک کس ہست ۔۔۔۔ ماسوا از لا مہدی الا عیسےٰ دیگر مہدی آمدنی نیست و نہ گذشتہ می باشد یعنی آں مہدی کہ ہمراہی مسیح موعود ذکر شدہ بحقیقت کہ اُو حضرت عیسےٰ موعود ہست و ماسوا از اُو دیگر مہدی آخر زمان ہرگز نیست و نہ خواہد بُود۔"

(السیف الصارم ص۶۹)

یعنی امام مہدی کے بارہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ محمد اسماعیل بخاری کہ اہلسنّت ان کی کتاب کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ جانتے ہیں اور صحیح مسلم کہ صحیح بخاری کے بعد کتب حدیث میں صحیح ترین کتاب ہے انہوں نے سب احادیث کو جو امام مہدی کے بارہ میں انہیں ملی ہیں قابلِ حجت نہیں سمجھا سوائے حدیث لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم کے یعنی امام مہدی اور عیسےٰ ابن مریم ایک ہی آدمی ہے اور سوائے عیسےٰ ابن مریم کے اور کسی مہدی نے نہیں آنا یعنی وہ مہدی جس کا ذکر مسیح موعود کے ساتھ ہے وہ وہی حضرت عیسےٰ موعود ہی ہیں ان کے علاوہ اور کوئی مہدی آخری زمانے میں نہیں نہ ہوگا۔

پھر اسی کتاب کے ص۷۶ پر حدیث لا مہدی الا عیسےٰ اور حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم درج کرکے لکھتے ہیں:۔

"پس از ایں حدیث معلوم گردید کہ امام بخاری و امام مسلم حضرت مسیح موعودؑ را مہدی آخر زمان میگویند و ماسوا از اُو قائل دیگر مہدی و منتظر دیگر مہدی نمے باشند و نہ در حق بیج مہدی حدیث نقل کردہ اند۔"

(السیف الصارم ص۷۶)

پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام بخاری اور امام مسلم حضرت مسیح موعود کو ہی مہدی آخر زمان کہتے ہیں اس کے علاوہ وہ کسی مہدی کے قائل اور منتظر نہیں اور نہ انہوں نے مہدی کے بارہ میں کوئی حدیث نقل کی ہے۔

ان حوالہ جات سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علم کلام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ آہستہ آہستہ دلوں میں اپنا اثر پیدا کر رہا ہے اور وہ وقت قریب ہے جبکہ تمام دنیا اس تعلیم کو قبول کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں پیش فرمائی اور اس طرح دنیا حقیقی اسلام سے روشناس ہوگی۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

مکرم عبد المجید صاحب ارشد۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

تقویٰ کے لغوی معنے بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں۔ اسلام کی روح تقویٰ میں ہے تقویٰ کے معنے یہ بھی ہیں کہ انسان ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر کرے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے غیر محدود فضلوں کا وارث بنے۔

اسلام کا لب ولباب تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تقویٰ ہے

قرآن کریم میں تقویٰ کی تلقین

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کا اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ

(آل عمران پارہ ۴)

دوسری جگہ فرماتا ہے۔

فاتقوا اللہ ما استطعتم

یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"... چاہیئے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج و مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صادق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۳)

متقی بننے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

یہ سوال دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ سو تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کے سننے کا وعدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انما یتقبل اللہ من المتقین

یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے یہ اس کا وعدہ ہے اس کے وعدہ میں تخلف نہیں ہوتا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ لا یخلف المیعاد

تقوے کے فوائد

اللہ تعالیٰ متقیوں سے امتیازی سلوک کا وعدہ کرتا ہے انہیں دنیا میں ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت اور قدر و منزلت حاصل ہو جاتی ہے۔ اُن کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان کی بدیاں ختم کر دی جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے اور اپنے فضل سے نوازتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یکفر عنکم سیاٰتکم و یغفر لکم ط واللہ ذو الفضل العظیم

(انفال پارہ ۹)

یعنی اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری کمزوریوں کو دور کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا۔

متقی لوگ اس دنیا میں بھی جنت کے وارث ہو جاتے ہیں انہیں اطمینان قلب نصیب ہو جاتا ہے۔ انہیں کسی سے دشمنی نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے دوستی نہیں ہوتی۔ وہ ہر وقت خدا کی یاد میں مصروف رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ دنیا میں امن حاصل کرنے کے لئے ہر انسان کوشش کرتا ہے ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے ایسا ماحول میسر آئے جس میں اسے اطمینان قلب نصیب ہو۔ وہ امن و امان کی زندگی بسر کرے۔

تقوےٰ اختیار کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن ۝

وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہوں گی ایک اس دنیا میں اور ایک آخرت میں

امن کا مقام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان المتقین فی مقام امین ۝

متقی لوگ ایک امن والے مقام میں رہیں گے۔ الغرض جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنی ترقیات اور برکات کے دروازے کھول دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہوتی ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔

گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قومیت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ وہ تقوےٰ کو دیکھتا ہے ایک دفعہ ہمارے پیارے آقا حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا:۔

اے فاطمہؓ! تو اس بات پہ ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے ....

خدا تعالیٰ کے نزدیک قومیت کا کوئی لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقوےٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے ایک شعر میں تقوےٰ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(دوسرا مصرعہ الہامی ہے)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

پس تقوےٰ ایک مومن کے لئے نجات اور حصول جنت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ہمارے احمدی بچے توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بچوں اور بچیوں کو حالیہ امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دلی مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں!"

کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد تعزیت

مرحومہ مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل کی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔ ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ آپ کے تمام بہن بھائیوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مکرمہ محترمہ مرحومہ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

مرحومہ موصوفہ گوناگوں اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ انتہائی ہمدرد اور ملنسار اور نیک طینت خاتون تھیں۔ آپ کی وفات خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سب بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

(مرسلہ محمد احمد صاحب قمر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

۱۔ مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار ۔۔۔۔ ۱۰۰۱
۲۔ مخترمہ حسین بی بی صاحبہ زوجہ بابو فضل دین صاحب ۶۲ - ۲۴
۳۔ مکرمہ مدثر نفیس اختر دختر عبدالمجید صاحب قمر ۷۵ - ۱۰
۴۔ مکرم محمد بشیر صاحب صراف بمعہ اہلیہ صاحبہ ۔۔ ۲۱
۵۔ " محمد شفیع صاحب صراف " " ۵۰ - ۵۳
۶۔ " محمود اسلام و محمد اسلام صاحبان ۔۔۔ ۲۰
۷۔ " غلام محمد صاحب صراف بمعہ والدہ صاحبہ ۔۔۔ ۳۰
۸۔ " بابو فضل دین صاحب و شمیم اختر صاحبہ ۹۹ - ۲۹
" " ۲۵ - ۳۵
۹۔ مکرمہ امۃ الحکیم اہلیہ چوہدری حفیظ احمد صاحب ۔۔۔ ۶۰
۱۰۔ مکرم شیخ محمد الیاس صاحب ۔۔۔ ۱۵
۱۱۔ " ظفر احمد صاحب گھٹیالیاں ۔۔۔ ۱۰
۱۲۔ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ
عبداللہ صاحب صراف ۔۔۔ ۱۰
۱۳۔ " آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ شمس الدین صاحب ۔۔۔ ۱۴
۱۴۔ " مہر شاہ صاحبہ ۔۔۔ ۱۰۵
۱۵۔ مکرم نذیر احمد جنجوعہ بعہ طفل دی پیالی ۲۵ - ۱۰
۱۶۔ " چوہدری اللہ دتا صاحب پنشنر
بمعہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔ ۱۰۰
۱۷۔ " شریف احمد جنجوعہ ۔۔۔ ۱۰
۱۸۔ " سید رفیق احمد صاحب بخاری
بمعہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔ ۶۴
۱۹۔ مکرمہ والدہ سید منور حسین صاحب ۲۵ - ۱۱
۲۰۔ مکرم عبدالحی صاحب ۔۔۔ ۵۴
۲۱۔ " منیر احمد جنجوعہ ۔۔۔ ۱۰
۲۲۔ " قریشی محمد اقبال صاحب
لائف آفیسر ۔۔۔ ۱۰۵
۲۳۔ " چوہدری نعیم احمد صاحب ۲۵ - ۱۰
۲۴۔ " محمد لطیف خان صاحب
بمعہ اہلیہ ۔۔۔ ۲۷
۲۵۔ مکرمہ اہلیہ و بچگان میر رحمت علی صاحب ۲۵ - ۱۰
۲۶۔ " امۃ اللہ بیگم صاحبہ
حلقہ دارالرحمت ۔۔۔ ۱۰
۲۷۔ مکرم مولوی برکت علی صاحب ۔۔۔ ۱۰
۲۸۔ " عبدالرحیم ۔ عبدالغنی صراف ۔۔۔ ۱۸
۲۹۔ " نصیر احمد صاحب ناصر ۔۔۔ ۲۷
۳۰۔ " چوہدری غلام رسول صاحب ۔۔۔ ۱۰
۳۱۔ " شیخ محمد ابراہیم صاحب
اسلام آباد ۔۔۔ ۱۳
۳۲۔ " شیخ مبارک احمد صاحب
و بچگان ابراہیم و مبارک صاحب ۔۔۔ ۲۳
۳۳۔ " محمد طفیل صاحب کاہلوں ۔۔۔ ۴۰
۳۴۔ " میاں خالد مسعود صاحب ۔۔۔ ۶۰
۳۵۔ " خواجہ رشید احمد صاحب ۔۔۔ ۱۷۱
۳۶۔ " خواجہ غلام احمد صاحب ۔۔۔ ۱۷۱
۳۷۔ مکرم عبدالرحیم صاحب خالد
عبدالکریم باسط صاحب ۔۔۔ ۱۰
۳۸۔ " فلاح دین صاحب ۲۵ - ۱۵
۳۹۔ " قریشی امان اللہ افتخار احمد
کریم دین صاحبان ۲۸ - ۱۵
۴۰۔ " شمس الدین صاحب بمعہ بچگان ۔۔۔ ۸۰
۴۱۔ " خواجہ اللہ دتہ صاحب ۔۔۔ ۸۴
۴۲۔ " چوہدری محمد طفیل صاحب ۔۔۔ ۶۰
۴۳۔ " چوہدری مطیع اللہ صاحب ۔۔۔ ۲۰۰
۴۴۔ " مستری محمد سعید صاحب ۵۰ - ۱۳

دس روپے سے کم چندہ ادا کرنے والوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں ۔
رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغنی صاحب
حلقہ جامعہ مسجد
سردار احمد زرگر ۔ کرم دین صاحب
شریف احمد باجوہ ۔ سید ناصر احمد صاحب
ڈاکٹر سید احسن صاحب ۔ فاطمہ بیگم بیوہ
خلیفہ عبدالرحیم صاحب

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(متفرق احباب ضلع سرگودھا)

۱۔ مکرم راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ
مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا ۵۰ - ۲۶۴
۲۔ مکرم بشیر احمد ۔ ایس ۔ ایم جانی دالہ
ضلع لائلپور ۔۔۔ ۲۸

چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا

۳۔ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب
بمعہ لواحقین ۔۔۔ ۵۳
۴۔ مکرم جمعدار عبدالغنی صاحب
بمعہ لواحقین ۔۔۔ ۶۱
۵۔ مکرم ڈاکٹر احمد خان صاحب
بمعہ اہلیہ ۔۔۔ ۲۲
۶۔ مکرم حکیم بشیر احمد صاحب چک ۹ جنوبی ۔۔۔ ۱۱
۷۔ " چوہدری محمد دین صاحب دریاد ۵۰ - ۱۱
۸۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب دیگاہ ۔۔۔ ۱۳
۹۔ " چوہدری سلطان علی صاحب باجوہ ۔۔۔ ۲۶
بمعہ اہلیہ
۱۰۔ " چوہدری رفیق احمد صاحب
مع اہل و عیال ۔۔۔ ۳۰
۱۱۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب
بمعہ اہلیہ محترمہ ۔۔۔ ۲۲
۱۲۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب
بمعہ پسر ۔۔۔ ۲۱
۱۳۔ مکرم غلام نبی صاحب نمبردار ۔۔۔ ۱۳
۱۴۔ مکرم منیر احمد ۔ صدیق احمد صاحب ۔۔۔ ۱۵
۱۵۔ " چوہدری رحمت خان صاحب ۔۔۔ ۱۱

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تعمیر مسجد میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے

خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۲ امان ۱۳۴۶ھ (۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء) تک مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانیوالی بہنوں کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا فرماتے ہیں ۔ نیز فرمایا

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے ۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے ۔ آمین ۔

ہماری تمام بہنوں کو چاہیئے کہ جو مسجد ان کے ذمہ لگائی گئی ہے اس کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کی وارث ہوں نیز اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امتحانات گذشتہ (مبتدی و مقتصد) کے نتائج ارسال کر دیئے گئے ہیں ۔ امسال کے امتحانات (مبتدی و مقتصد حسب سابق) انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر میں ہوں گے ۔ خدام ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔

ضروری نوٹ :۔ سابق کے نصاب میں ریاض الصالحین کی منتخب احادیث بھی شامل ہیں یہ کتاب زیر طبع ہے چھپنے پر انشاء اللہ اعلان کر دیا جائے گا ۔ یہ کتاب دفتر وقف جدید سے براہ راست منگائی جا سکے گی ۔ نیز دفتر خدام الاحمدیہ سے بھی مل سکے گی ۔

(جمیل الرحمان رفیق مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

اہل ربوہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قواعد کی رو سے ربوہ میں وقوع پذیر ہونے والی پیدائش و اموات کا اندراج چار دن کے اندر اندر دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں کروانا لازمی ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں صاحب خانہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے ۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا جوان سالہ بچہ ادریس اللہ جماعت ہشتم فوت ہو گیا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب بکثرت افسوس و ہمدردی کے خط آ رہے ہیں ۔ اور بہت سے بھائیوں کے خطوط آ رہے ہیں اس وقت فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں ۔ میں ان سب بہن بھائیوں کا دلی شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے ۔ ۔ قاضی عطاء اللہ ۔ صدر انت پارک ۱۵/۶ ۔ سانده خورد لاہور

اطلاع برائے مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ کو مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال کا قائد مقرر فرمایا ہے ۔ مجالس مطلع رہیں ۔

صدر محترم جملہ مجالس ضلع ساہیوال سے یہ پوری توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان سے پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گی ۔

(اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

برائے فروخت

مکان ۔ بلاک ۱۳ فیڈرل بی ایریا کراچی ۱۲۰ مربع گز ۔ تین کمرے دو برآمدے بمعہ دیگر ضروریات ۔ عمدہ تعمیر ۔ بہترین موقع ۔

پلاٹ ۔ بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا کراچی ۱۲۰ مربع گز لیز ہو چکی ہے ۔ نقشہ پاس ہے ۔

خط و کتابت ۔ پوسٹ بکس ۲۸۵ کراچی ۲

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان و سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں،

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۹۲

میں رشیدہ بیگم زوجہ منظور احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرالہ تحصیل پھالیہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) زیور طلائی دس تولے قیمت اندازاً ۱۲۰۰/-
(۲) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۱۰۰۰/-
(۳) سلائی مشین ایک عدد قیمتی ۱۵۰/-
کل میزان جائداد ۲۲۵۰/-

میں مذکورہ بالا جائداد مالیتی ۲۲۵۰/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت زندگی کی آخری وصیت ہے جو ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ (شرط اوّل دو روپے)

الامۃ: رشیدہ بیگم موصیہ

گواہ شد۔ سلطان محمود انور مربی سلسلہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین۔

گواہ شد: بقلم خود منظور احمد خاوند موصیہ سکنہ مرالہ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۸۶۹۳

میں رشیدہ بیگم زوجہ سخی محمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرالہ تحصیل پھالیہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۱۰۰۰/-
(۲) زیور طلائی چار تولے قیمت اندازاً ۵۰۰/-
کل میزان ۱۵۰۰/-

میں اپنی مذکورہ جائداد مالیتی ۱۵۰۰/- روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی تقسیم بھی مذکورہ وصیت کے مطابق ہوگی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔

میری یہ وصیت جو میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی اور تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

(شرط اوّل ایک روپیہ)

الامۃ: بقلم خود رشیدہ بیگم

گواہ شد۔ سلطان محمود انور مربی سلسلہ احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ بقلم خود سخی محمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۹۴

میں فضل الدین ولد کریم بخش صاحب قوم سندھو پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۹۲ ج ب ڈاک خانہ خاص لگانا ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس صرف نقد ۴۰۰/- روپیہ ہے جو بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے میں بوجہ ضعیف العمری کوئی کام نہیں کرتا صرف معمولی محنت مزدوری سے جو گاؤں میں میسر آجائے۔ اپنا گزارہ کرتا ہوں اس سے مجھے کم و بیش یکصد روپے سالانہ آمد ہوتی ہے جو میرے جیسے ضعیف العمر اور گاؤں میں رہنے والے کے لئے کافی ہے۔ میرے دو لڑکے ہیں ایک کراچی میں کام کرتا ہے اور ایک گولبازار ربوہ میں شیل ماسٹر کا کام کرتا ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی مجھے کسی قسم کی کوئی امداد نہیں دیتا۔ میرا گزارہ صرف مندرجہ بالا آمد پر ہی ہے میں مندرجہ بالا جائداد اور آمد کے جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

یہ وصیت آج مورخہ ۲۱/۹/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اوّل ایک روپیہ)

العبد: نشان انگوٹھا فضل الدین۔

گواہ شد: محمد علی احمد گولبازار ربوہ

گواہ شد: محمد دین محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۹۵

عبدالکریم ولد ماسٹر اللہ دتہ قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

(۱) ایک عدد مکان واقعہ گلی لوٹا سنگھ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ شہر مالیتی تقریباً پندرہ ہزار روپیہ جو میری ملکیت ہے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے [illegible] حاصل کرلوں [illegible] جائداد کی قیمت حصہ [illegible] کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر [illegible] بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۶۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جائے۔

(شرط اوّل ۱۰/- روپے)

راقم الحروف۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا گوجرانوالہ

العبد: عبدالکریم بقلم خود گلی بڈھا سنگھ گوجرانوالہ

گواہ شد: محمد شریف ولد محمد عبداللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بیت شمس باغبانپورہ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۸۶۹۶

میں اللہ یار ناصر ولد علی محمد قوم مسلم شیخ پیشہ مزدوری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۵۹ء ساکن کوٹ قاضی ڈاک خانہ کوٹ رحمن ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اندازاً ۴۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جاوے۔

(شرط اوّل ایک روپیہ)

العبد: اللہ یار ناصر ولد علی محمد کوٹ قاضی ضلع جھنگ

گواہ شد: ظہور احمد ولد میاں غلام نبی صدر جماعت احمدیہ کوٹ قاضی۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: عبدالرحیم حال کوٹ قاضی بقلم خود

مسل نمبر ۱۸۶۹۷

میں حفیظ احمد ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ڈاک خانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱/۱۱/۶۶ سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اوّل ایک روپیہ)

العبد: حفیظ احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب چک ۱۹۴ ر ب۔ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد: رحیم بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ر ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد: بقلم خود محمد علی ممبر یونین کونسل ساکن چک ۱۹۴ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور۔ ۲۵/۹/۶۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اسلام اخلاق پر خوراک کے اثر کو تسلیم کرتا ہے

اُس نے خوراک کو بعض قیود سے وابستہ کر کے اخلاق کے حصول کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا (آیت ۵۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام نے حلال اشیاء میں سے بھی طیبات کے استعمال پر زیادہ زور دیا ہے۔ یعنی ایسی اشیاء پر جو انسان کی صحت اور اُس کی طبیعت کے مطابق ہوں اور جن کے استعمال سے اُسے کوئی ضرر لاحق ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اِس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے اخلاق پر خوراک کے اثر کو تسلیم کیا ہے اور اس کو خاص قیود اور شرائط سے وابستہ کر کے اخلاق کے حصول کا ایک نیا دروازہ کھول دیا ہے۔ اسلام دنیا کے سامنے یہ اصل پیش کرتا ہے کہ انسانی روح جسمانی تغیرات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ پس وہ غذا پر بھی ایک حد تک پابندی عائد کرتا ہے تاکہ معدہ کے ذریعہ انسانی دل اور دماغ پر بداثرات نہ پہنچیں اور اس کی روح مردہ ہو کر نہ رہ جائے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تم حلال کھاؤ گے بلکہ حلال میں سے بھی طیبات کا استعمال کرو گے تو اس کے نتیجہ میں لازمی طور پر تمہیں عمل صالح کی توفیق ملے گی جس طرح آجکل کمیونسٹوں سے جہاں بھی کسی کو بات کرنے کا موقع ملے وہ کہتے ہیں کہ اور مسائل کو جانے دیجئے سارا جھگڑا ہی پیٹ کا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی کہتا ہے کہ تمہارا پیٹ ہی اصل چیز ہے مگر انہوں نے تو یہ کہا ہے کہ جس نے پیٹ کا مسئلہ حل کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جس نے اپنے پیٹ کو ہر قسم کی گندی چیزوں سے بچا لیا وہ کامیاب ہو گیا جس نے حلال اور حرام میں ہمیشہ امتیاز کیا اور جس نے طیبات کا استعمال ہمیشہ اپنا معمول رکھا ہے اسے عمل صالح کی توفیق ملتی ہے یعنی نماز کی بھی اسے ہی توفیق ملتی ہے جو حلال کھاتا ہے اور روزہ بھی اُسی کو نصیب ہوتا ہے جو حلال کھاتا ہے اور حج بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جو حلال کھاتا ہے اور زکوٰۃ کی بھی اُسی کو توفیق ملتی ہے جو حلال کھاتا ہے، غرض کمیونزم تو یہ کہتی ہے جس نے پیٹ بھر دیا ہمارا لیڈر اور نجات دہندہ ہے اور قرآن کہتا ہے کہ جس نے اپنے پیٹ میں حلال ڈالا وہ ہمارا بندہ ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے لئے نیکیوں کے راستے کھلتے ہیں۔ جب تک وہ اس امر کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا رزق حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہے یا حرام ذریعے سے اس وقت تک نہ اس کا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا اُسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ اسلام کے کسی فرقہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کر کے وہ خدا تعالےٰ کو خوش کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسی وقت خوش ہو گا جب وہ اپنے پیٹ میں حلال روزی ڈالے گا۔ اگر وہ دھوکا بازی کے ساتھ روپیہ کماتا ہے اور حرام روٹی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کا یہ سمجھنا کہ اس کے نتیجہ میں اسے نیک اعمال کی بھی توفیق مل جائے گی بالکل غلط ہے لیکن اگر وہ حلال روزی کھائے گا تو اس کے نتیجہ میں نیک اعمال کی بھی توفیق مل جائے گی یعنی اس کے بعد اگر وہ سنوار کر نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اگر وہ احتیاط کے ساتھ روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اگر وہ شرائط کے مطابق زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے یہ نہیں کہ آپ ہی آپ اُس سے یہ اعمال صادر ہونے شروع ہو جائیں گے آپ ہی آپ کوئی عمل ظاہر نہیں ہو سکتا صرف ان کے لئے ایک رستہ کھل جاتا ہے پس اس کے یہ معنے نہیں کہ اگر ایک شخص حلال روزی کھائے گا تو وہ ذکرِ الٰہی کرنے لگ جائے گا بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ ان نیکیوں کا رستہ اس کے لئے کھل جائے گا۔ اور اگر وہ نماز اور روزہ اور ذکرِ الٰہی کو اختیار کرنا چاہے گا تو ان نیکیوں کی اسے توفیق مل جائے گی۔ لیکن اس کے بغیر وہ عمل صالح کی امید رکھے تو اس کی یہ امید پوری نہیں ہو سکتی۔"

(تفسیر کبیر)

جماعتِ احمدیہ کی ۴۸ ویں مجلس مشاورت

(بقیہ صفحہ اوّل)

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور محترم جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

جیسا کہ ۹ اپریل کے الفضل میں خبر شائع ہو چکی ہے مورخہ ۷ اپریل کو افتتاحی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ایجنڈے میں درج شدہ تجاویز اور بعض دیگر اہم امور پر غور و فکر کے بعد سفارشات پیش کرنے کی غرض سے پانچ سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا تھا۔ سب کمیٹیوں نے اُسی روز رات گئے تک جملہ تجاویز اور دیگر اہم امور پر غور کر کے اپنی سفارشات مرتب کیں مورخہ ۸ اور ۹ اپریل کو بقیہ چار اجلاسوں میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیرِ غور آئیں جن میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ بھی شامل تھے۔ یہ تینوں بجٹ سب کمیٹیوں کی پیش کردہ ترامیم کے بعد مجموعی طور پر ۸۷۷۲۳۵ روپے کی آمد اور اتنی ہی رقم کے اخراجات پر مشتمل تھے سب کمیٹیوں اور ان کے بعد شوریٰ نے ان ہر سہ بجٹوں کو منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ حضور نے فرمایا کہ حضور ان بجٹوں پر نظرِ ثانی کے لئے کمیٹیاں مقرر فرمائیں گے اور ان کے پیش کردہ مشوروں کے بعد ان بجٹوں کی منظوری کے متعلق فیصلہ فرمائیں گے۔ یاد رہے ان تینوں بجٹوں کی مجموعی رقم سال گزشتہ کی مجموعی رقم (۸۹۳۲۴۱ روپے) سے بقدر ۸۸۳۱۹۴ روپے زیادہ ہے۔

ایجنڈا پر غور اور مشورہ مکمل ہونے کے بعد مورخہ ۹ اپریل شوریٰ کے آخری اجلاس میں حضور نے نمائندگان سے اختتامی خطاب فرمایا جس میں احباب کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا کر انہیں اس ضمن میں بعض نئی ذمہ داریاں اٹھانے اور انہیں کما حقہ پورا کرنے کے لئے تیار رہنے کی نصیحت فرمائی آخر میں حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح جماعت احمدیہ پاکستان کی اڑتالیسویں مجلس مشاورت ۶ بج کر ۲۰ منٹ پر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۸ اپریل کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا انتظام مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے دار الضیافت میں کیا اس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

درخواست دعا

میرے والد محترم سیف علی صاحب اٹھ لاریاں کا سرگودھا ہسپتال میں گزشتہ ہفتہ کو ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے شدید کمزوری اور بخار کی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے الدعا کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق صاحب مکان دار الرحمت غربی ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعرات صبح ۹ بجے ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ کم از کم تعلیم پانچ جماعت عمر ۱۷ سے ۲۵ سال تک قد ۵ فٹ ۶ انچ۔ خاکروب بھی بھرتی کئے جائیں گے۔

معرفت قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ

۹۵۴۵

مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی [illegible]

دفتر [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کالونی [illegible]